کپڑے کی عالمی انڈسٹری میں گزر بسر کے لیے معقول تنخواہ حاصل کرنے کی نئی حکمت عملی:

یونینوں ، ورکرز مراکز ، این جی اوز اور دیگر وکیلوں کا ایک وسیع اتحاد ، قانونی طور پر پابند اور قابل عمل تنخواہ کے معاہدے کی تجویز تیار کرنے اور آگے بڑھانے کے لئے اکٹھا ہوا ہے ، اور آپ کی فعال شمولیت اور مدد کے خواہاں ہیں۔
ہم جو لباس زیب تن کرتے ہیں وہ دنیا بھر کے لاکھوں کارکنوں، خاص طور پر ان خواتین کی شراکت سے بنایا جاتا ہے جن کی تنخواہ بنیادی ضرورتوں کے لیے بھی ناکافی ہوتی ہے ۔غیر معقول تنخواہیں عالمی کپڑے کی صنعت کا اہم کارکنوں کو ضروریات پوری -عنصر ہیں جس نے مزدور اور ان کے اہل خانہ کے لیے سنگین مشکلات پیدا کی ہیں کرنے کے لیے انتھک محنت کے ساتھ ساتھ دن رات کام کرنا پڑتا ہے۔ ایک مزدور کا خاندان عموما غزائي قلعت کا شکار ہوتا ہے اور وہ اپنے بچوں کی طبی اور تعلیمی دیکھ بھال سے بھی قاصر ہوتا ہے۔ زیادہ تر مزدوروں کے پاس عموما مزدور قرض دہندگان یا -رہنے کے لیے معقول جگہ یا پینے کے لئے صاف پانی کا بندوبست بھی نہیں ہوتا دوکانوں سے زیادہ سود کے ساتھ قرض لے کر بنیادی ضروریات پوری کرتا ہے۔ کپڑے کی عالمی صنعت کا شمارمزدور کے لیے نعمت کے طور پر کیا جاتا ہے لیکن یہ اس کے برعکس مزدوروں کو مایوسی اور قرضے کے سوا کچھ نہیں دیتی۔
یہ حالات کوئی حادثہ نہیں ہیں بلکہ برانڈز اور بیوپاریوں کی لاگت کو کم سے کم کرکے زیادہ منافع کمانے کی کوششوں گارمنٹس تنظیمیں کام کرنے کے وسیع و عریض نیٹ ورک کی پیداوار کو ٹھیکے پر دیتی ہیں۔ سپلائرز کا نتیجہ ہے ۔ کے مابین قیمت اور وقت ترسیل کی بنیاد پر مقابلہ پیدا کرتی ہیں، زیادہ سے زیادہ کھپت کے لئے سپلائیز کو قیمتیں کم رکھنے کو کہا جاتا ہے اور وہ مزدوری کے معیار کو نظر انداز کرکے اور مزدوروں کی تنخواہوں کی زیادتی کے حکومتیں غیر ملکی زر مبادلہ اور سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لیے مطالبے کو کچل کر یہ کام کرتے ہیں۔ مزدوروں کے ساتھ ہونے والے ناروا سلوک کو ان دیکھا کرتی ہیں۔ اورگذر بسر کیلئے کم سے کم اجرت کا تعین کرتی ہیں جو کہ سراسر انسانی اور مزدوروں کے عالمی حقوق کے معیاروں کے برعکس ہے۔ ان سب عوامل کے ذریعے برانڈز کی کھپت میں زیادتی ہوتی ہے جس پر وہ بیوپاریوں اور حکومتوں کو فائدہ دیتے ہیں۔ بدلے میں حکومتیں ان کے -خلاف اٹھنے والی آوازوں کو دبانے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں
عملی طور پر گارمنٹس بنانے والے تمام ممالک کی حکومتوں (جس میں یورپی یونین شامل ہے) نے کم از کم اجرت اس سطح پر طے کی ہے جو قبول شدہ اجرت کے تخمینے کے ایک تہائی سے بھی کم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان ممالک میں یونینیں ، اگر وہ اپنے آجروں کے ساتھ سودے بازی کے عمل میں داخل ہونے کے قابل ہیں تو ، اس سطح سے اوپر حکومتوں نے منظور شدہ رہائشی -کی سطح پر سودے بازی کرنا ہوگی تاکہ بڑھتی ہوئی اجرت میں اضافہ ہوجائے اجرت سے بھی ایک تہائی کم اجرت مزدوروں کے لیے متعین کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر مزدور اپنی اجرت کے لئے سودےبازی کرتے بھی ہیں اور تنخواہ بڑھانی بھی پڑے تو وہ پھر بھی گزر بسر کے لیے معقول تنخواہ سے کم ہوگی۔
چونکہ دنیا بھر کے کارکنان نے بہتری کے لئے اہتمام کیا ہے ، صارفین اور کارکنان ان سخت حقائق کے بارے میں جان ان کی شبیہہ کو بچانے کے چکے ہیں اور برانڈز سے تبدیلی کا مطالبہ کرنے کے لئے اس تحریک میں شامل ہوئے ہیں۔ لئے ، برانڈز نے نام نہاد کارپوریٹ سماجی ذمہ داری (سی ایس آر) پروگرام بنائے ، جو کارپوریٹ خود ضابطہ کی ایک کوشش ہے جس سے کارکنوں کے لئے کوئی قابل ذکر بہتری نہیں آئی ہے۔ ان سی ایس آر پروگراموں میں مزدوری کے معیارات کو معمول کے مطابق نظرانداز کیا جاتا ہے۔ چونکہ پہلے برانڈز نے اپنے ضابط اخلاق میں اجرت کے حق کو بہت ساری کارپوریشنوں نے صارفین کے -شامل کیا ہے ، لہذا مزدوروں کی ایک پوری نسل غربت میں پھنس گئی ہے برانڈز ان خلفشار میں دباؤ پر ردعمل ظاہر کیا ہے تاکہ وہ اجتماعی طور پر اجرتوں کے گرد بیانات کو قبول کرسکیں۔ ڈال کر ایک اہم سچائی کا انکشاف کرتے ہیں: صارفین اور کارکنان تبدیلی چاہتے ہیں ، اور برانڈ اس مطالبے کے لئے جس سے کارکنوں کے لیے کوئی واضح بہتری نمایاں نہیں ہوتی۔ یہ خدمت ادا کرنے پر مجبور محسوس کرتے ہیں۔ صرف کارپوریٹ سا کھ کو برقرار رکھنے کا بہانہ ہے۔ **سی ایس آر** پروگرام میں معمول کے مطابق مزدوروں کے حقوق کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ جب سے برانڈزنے گزر بسر کے لیے معقول تنخواہ کو اپنے ذاتی اخلاق میں شامل کیا ہے مزدوروں کی پوری نسل غربت کا شکار ہوئی ہے۔ بہت ساری کارپوریشنوں نے صارفین کے دباؤ کو مد نظر رکھتے ہوئے اقدامات کیے ہیں تاکہ وہ اجرتوں کے متعلق بیانات کو جواب دیں لیکن دوسری طرف وہ سپلائرز کو قیمتیں کم کرنے پر مجبور بھی کرتے ہیں اس سب سے اس سچائی کا انکشاف ہوتا ہے کہ صارف اور مزدور تبدیلی چاہتے ہیں

اور برانڈ مجبورا ان کا منہ بند کرنے کے لیے محظ اقدام کرتے ہیں-

سول سوسائٹی کی تنظیمں، سرمایہ کار اور حتی کہ حکومتیں بھی برانڈز سے اقوام متحدہ کے بزنس اینڈ ہیومن رائٹس کے تحت ذمہ داری نبھانے کا مطالبہ کرتی ہیں اور یہ ذمہ داری کے کم سے کم تنخواہ کو کو اتنا کیا جائے جس سے گزر بسر ہو سکے برعکس اس کے کہ ریاست راضی ہو یا کابل، پوری کرنا ضروری ہے۔ یہ انسانی حقوق کے تحفظ پچھلی دہائی میں سکالرز اور محققین کی جانب سے اجرت اور قومی قوانین کے ضوابط کی تکمیل سے بھی بالاتر ہے۔ روزگار کے متعدد پیمانے مختص کیے گئے ہیں۔ کئی ممالک میں یونینوں نے اجرت کے متعدد مطالبات وضع کیے ہیں۔ **اے ایف ڈبلیو اے** ایشیا میں کم از کم اجرت کو معقول بنانے کے لیے برانڈز کو پابند کرنے کے لیے اور یہاں بیان کردہ اس خلا کو پر کرنے کے لئے تشکیل دی گئی تھی-

اب وقت آگیا ہے کہ برانڈز اپنا پیسہ وہاں لگائیں جہاں ضرورت ہو۔ جس کا سادہ سا حل یہ ہے کہ برانڈز سپلائرز کو زیادہ رقم ادا کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ زیادہ پیسہ تنخواہوں کی مد میں مزدور تک پہنچایا جا سکے۔ اور ان کو وعدوں کا پابند بھی ہونا چاہیے کیونکہ محض وعدے تبدیلی لانے سے قاصر ہوں گے۔

سی سی سی اے ایف ڈبلیو اے ورکرز کارفرما سماجی ذمہ داری کے نیٹ ورک جو کہ یونینوں، پچھلے دو سالوں میں وکلا گروپوں، اور **این جی اوز** کے وسیع اتحاد کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ سب مل کر ایک مضبوط اور ٹھوس مطالبہ کے لئے جمع ہوئے ہیں کہ برانڈز کو ہر آرڈر پر اضافی اجرت کی مد میں رقم ادا کرنی چاہیے۔ اجرت کا حصول دو عوامل پر مبنی ہوگا۔1 قانونی طور پر کم سے کم اجرت اور گزر بسر کے لیے ضروری رقم کے تخمینہ کی اوسط .2 کپڑے کی قیمت کا اوسط حصہ جو کہ مزدوروں کو ملے گا اور یہ حصہ برانڈ سپلائرز کو ادا کریں گے جو کہ آگے جہاں ایک آزاد یونین موجود ہوگی سپلائر تنخواہ کے ساتھ تمام مزدوروں میں رسید کے ساتھ یکساں تقسیم کریں گے۔ براہ راست اجرت کی مد میں اضافی رقم کی ترسیل کا کام اس یونین کے ساتھ معاہدے کی مد میں کرے گا ۔اضافی اجرت کی رقم کی ترسیل ہر ملک پر لاگو ہوگی جہاں جہاں سے برانڈ وابستہ ہوگا تا کہ کسی خاص ملک کو اپنے حریفوں کے سامنے معاہدے پر عمل درآمد کرنے پر جرمانے سے بچایا جا سکے۔

برانڈ کی جانب سے اجرت کی مد میں دی جانے والی اضافی رقوم ایک دستخط کنندگان کی کمیٹی کی نگرانی میں مزدوروں تک پہنچائی جائیں گی جو کہ اس مقصد کے لیے ایک آزاد اور غیر جانبدار پارٹی کی تشکیل بھی دے سکتے ہیں۔ مزدوروں کی شکایات اور بے ضابطگیوں کی شنوای کے لیے 24 گھنٹے شکایت سیل تک رسائی یقینی بنائی جائے گی۔

نام نہاد معاہدوں کے برعکس یہ معاہدہ نچلی سطح کی یونینوں، مزدوروں کے حقوق کے لیے سرگرم گروہوں اور برانڈز کے مابین باقاعدہ طور پر قانونی حیثیت میں ہوگا اس معاہدے میں اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے گا کہ مزدوروں کو اپنے حقوق کیلئے آواز اٹھانے کے لئے منظم ہونے کا پورا پورا حق حاصل ہوگا۔

معاہدے میں شامل برانڈز کے لیے یہ لازم ہوگا کہ وہ ان سپلائیز کے ساتھ کام نہ کریں جو برانڈ کی طرف سے دی گئی اضافی رقم مزدور تک نہ پہنچائیں یا پھر انہیں آواز اٹھانے کی اور متحد ہونے کی اجازت نہ دیں۔با مقصد نتاءج کے نفاذ کا یہ مطلب ہے کہ برانڈ اپنے وعدوں کو سنجیدگی سے نبھاءیں بصورت دیگر انہیں قانونی کارروائی کا متحمل ہونا ہوگا۔ اس نقطہ نظر کو **ای بی اے** اور **ڈبل ایس آر** ذمہ داری کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بنگلہ دیش میں **ایف بی ایس** اور فوڈ پروگرام کے ذریعے طے شدہ اس نقطہ نظر کی کامیابی نے سپلائی چین میں مزدوروں کی حفاظت اور رہائشی معاملات میں قابل قدر بہتری لائی ہے اس طرح کی کامیابیاں غربت کے خاتمے کے لیے قابل فہم ہیں۔

نچلی سطح کی تنظیمیں اپنے نمائندوں کو معاہدے پر بات چیت کرنے کا اختیار دیں گی جس میں سول سوسائٹی کی تنظیمیں گواہ شدگان کا کردار ادا کریں گی اور نگرانی کے ساتھ ساتھ معاہدے کی تکمیل کی ذمہ داری بھی ہونگی۔ اس معاہدے سے برانڈ یہ ظاہر کرنے میں کامیاب ہوں گے کہ وہ خطرات کو کم کرنے اور ان کا تدارک فراہم کرنے کیلئے اپنی انسانی حقوق کی مستعد ذمہ داریوں پر عمل پیرا ہو رہے ہیں۔

یہ ایک قابل فہم تجویز ہے اور ہم اس نئی سوچ کو پروان چڑھانے کے لئے ایک ویب سائٹ کا اجراء کر رہے ہیں۔ ہم اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ برانڈ اور بیوپاری اپنے منافع میں تھوڑا سا بھی حصہ دینے سے کترائیں گے۔ گارمنٹس انڈسٹری میں اتنی بڑی تبدیلی لانا آسان نہ ہوگا اور ہمیں اس کے لئے انتھک تگ و دو کی ضرورت ہو گی۔ لیکن اگر ہم کامیاب ہو گئے تو غربت کے خاتمے اور کارکنوں کی بہتری کے لئے ایک انقلابی اقدام ثابت ہوگا کیونکہ مزدور کا حق ہے کہ اسے معقول تنخواہ دی جائے جس سے وہ بہتر انداز میں زندگی گزر بسر کر سکے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ بھی اس نیک کام میں ہمارا ساتھ دیں گے-